رمضان میں ذکر اللہ کی کثرت

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

شیخ طریقت متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

عنوانات ایک نظر میں!

رمضان المبارک کے خاص وظیفے: ------------------ 5
رمضان المبارک میں ذکر اللہ: ------------------ 5
ذکر اللہ کے فضائل: ------------------------- 6
عبادات کی شرائط: ------------------------- 6
ذکر اللہ سے متعلق دس اہم باتیں: ---------------- 6
ذکر اللہ کی برکات: ------------------------- 8
ذکر اللہ آیاتِ قرآنیہ کی روشنی میں: ---------------- 8
ذکر اللہ اور عبادات: ------------------------ 10
ذکر اللہ اور نماز: -------------------------- 10
نماز کے بعد ذکر کا مسئلہ: --------------------- 10
ذکر اللہ اور نماز جمعہ: ----------------------- 11
ذکر اللہ اور نماز کسوف: ---------------------- 12
ذکر اللہ اور حج: --------------------------- 13
ذکر اللہ... طواف، سعی اور رمی: ----------------- 13

ذکر اللہ اور جہاد: ---------------------------- 14

ذکر اللہ کا فلسفہ: ---------------------------- 14

ذکر اللہ احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں: ---------------- 15

زندہ و مردہ: ---------------------------- 15

زیادہ اجر والے عبادت گزار: ---------------------- 15

روحانی بیماریوں کا علاج: ---------------------- 16

ذکر اللہ کی مجالس: ---------------------- 17

ذکر اللہ کے حلقے: ---------------------------- 19

رحمتِ خداوندی کا نزول: ---------------------- 21

موت کی حالت میں: ---------------------------- 21

عذاب سے نجات: ---------------------------- 22

عرش الٰہی کا سایہ: ---------------------------- 22

اہل جنت کی حسرت: ---------------------------- 23

ذکر اللہ کے متعلق پانچ اہم باتیں: ---------------------- 23

ذکر اللہ کے ثمرات: ---------------------------- 25

کلمہ طیبہ کا ذکر: ---------------------------- 26

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ماہ رمضان میں اپنے بندوں پر رحمت، لطف و کرم اور عنایات کی بارش مسلسل برستی رہتی ہے۔ اگر اس کی حقیقت بندے کو سمجھ آجائے تو وہ یہ تمنا کرے کہ سارا سال ہی رمضان رہے چنانچہ ایک حدیث پاک میں ہے:

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَهٰذَا حَدِيثُ أَبِي الْخَطَّابِ - قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدْ أَهَلَّ رَمَضَانُ، فَقَالَ» :لَوْ يَعْلَمُ الْعِبَادُ مَا رَمَضَانُ لَتَمَنَّتْ أُمَّتِي أَنْ يَكُونَ السَّنَةَ كُلَّهَا۔

صحیح ابن خزیمہ، باب ذکر تزیین الجنۃ لشھر رمضان، رقم الحدیث:1886

ترجمہ: حضرت ابو مسعود غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک مرتبہ رمضان کا چاند نظر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، فرمایا: اگر (اللہ کے) بندوں کو معلوم ہو جائے کہ رمضان کیا ہے؟ تو وہ تمنا کریں کہ سارا سال ہی رمضان ہو۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ شکر ہے کہ ہم میں سے اکثر کی زندگیوں میں رمضان کئی بار آچکا ہے، اللہ تعالیٰ بار بار نصیب فرمائے اور ہمیں اس کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اس کو ہماری مغفرت اور جہنم سے آزادی کا ذریعہ بنائے۔

عام طور پر یہ سوال ہوتا ہے کہ رمضان میں کون سا وظیفہ کرنا چاہیے؟ اس حوالے سے بنیادی بات یاد رکھیں کہ رمضان میں فرائض، واجبات، سنن اور نوافل پر درجہ بدرجہ عمل کریں، سنن اور نوافل کی وجہ سے فرائض میں سستی نہ

کریں اور فرائض و واجبات کی ادائیگی کے بعد سنن و نوافل میں کوتاہی سے کام نہ لیں کیونکہ اس مبارک مہینے میں سنن و نوافل کا اجر فرائض کے برابر بڑھا دیا جاتا ہے اور فرائض کا اجر ستر گنا زیادہ کر دیا جاتا ہے، اس لیے پورا مہینہ چاق و چوبند ہو کر چستی اور دل جمعی کے ساتھ عبادات اور دعاؤں میں مسلسل مصروف رہیں۔

رمضان المبارک کے خاص وظیفے:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں بطور خاص چار کام کرنے کی ترغیب دی ہے۔

وَ اسْتَكْثِرُوْا فِيْهِ مِنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ: خَصْلَتَيْنِ تُرْضُوْنَ بِهِمَا رَبَّكُمْ وَ خَصْلَتَيْنِ لَا غِنٰى بِكُمْ عَنْهُمَا فَأَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ تُرْضُوْنَ بِهِمَا رَبَّكُمْ فَشَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَ تَسْتَغْفِرُوْنَهُ وَ أَمَّا اللَّتَانِ لَا غِنٰى بِكُمْ عَنْهُمَا فَتَسْأَلُوْنَ اللهَ الْجَنَّةَ، وَتَعُوذُوْنَ بِهِ مِنَ النَّارِ۔

صحیح ابن خزیمۃ، باب فضائل شہر رمضان، رقم الحدیث:1887

ترجمہ: اس مہینہ میں چار چیزوں کی کثرت کیا کرو جن میں سے دو چیزیں اللہ کی رضا کے لیے ہیں اور دو چیزیں ایسی ہیں جن سے تمہیں چارہ کار نہیں۔ پہلی دو چیزیں جن سے تم اپنے رب کو راضی کرو وہ کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت ہے اور دوسری دو چیزیں یہ ہیں کہ جنت کی طلب کرو اور جہنم کی آگ سے پناہ مانگو۔

رمضان المبارک میں ذکر اللہ:

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ذَاكِرُ اللهِ فِيْ رَمَضَانَ يُغْفَرُ لَهٗ وَسَائِلُ اللهِ فِيْهِ لَا يَخِيْبُ۔

شعب الایمان للبیہقی: ج3 ص311 فضائل شہر رمضان

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "رمضان میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا بخشا جاتا ہے اور اس مہینے میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے والا بے مراد نہیں رہتا۔"

ذکر اللہ کے فضائل:

اللہ رب العزت کا ذکر کثرت کے ساتھ کریں۔ اپنی زبانوں کو اللہ کے ذکر کے ساتھ ہر وقت تر رکھیں کیونکہ یہی وہ عبادت ہے جس کو ادا کرنے کے لیے کسی طرح کی کوئی شرط نہیں۔

عبادات کی شرائط:

جبکہ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ عبادات کو ادا کرنے میں مختلف قسم کی شرائط اور قیودات ہیں۔ مثلاً نماز کے لیے طہارت، وقت قبلہ رو ہونا وغیرہ جیسی شرائط ہیں۔ زکوٰۃ کے لیے نصاب کا مالک ہونے کے ساتھ ساتھ سال کا گزرنا شرط ہے، فرض روزے کے لیے سال کا ایک مہینہ رمضان المبارک مقرر ہے وغیرہ۔

ذکر اللہ سے متعلق دس اہم باتیں:

1. ذکر اللہ کے لیے کوئی وقت متعین نہیں۔ دن، رات، صبح، دوپہر، شام، چاشت، زوال الغرض دن رات کے کسی بھی حصے میں کرنا چاہیں، کریں۔
2. ذکر اللہ کے لیے جگہ متعین نہیں۔ شہر، دیہات، مسجد، گھر، دفتر، بازار، کھیت، ہوا، فضاء، سمندر یا صحراء الغرض جہاں بھی ہوں، ذکر کرتے رہیں۔
3. ذکر اللہ کے لیے جہت متعین نہیں۔ مشرق، مغرب، شمال، جنوب، فوق، تحت، قبلہ رو ہوں یا نہ ہوں۔

4. ذکر اللہ کے لیے الفاظ متعین نہیں۔ اللہ اکبر ،سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، استغفر اللہ اور تلاوت قرآن کریم وغیرہ۔ البتہ مسنون کلمات کا اہتمام بہت ہی بہتر ہے۔

5. ذکر اللہ کی ہیئت متعین نہیں۔ کھڑے، بیٹھے، لیٹے، چلتے، پھرتے، دوڑتے، پیدل، سوار (خواہ کوئی بھی سواری ہو سائیکل سے لے کر ہوائی جہاز اور آبدوز تک) ہر طرح اللہ کا ذکر کرنا چاہیے۔

6. ذکر اللہ کے لیے کوئی حالت متعین نہیں۔ خوشی، غمی سکون، پریشانی، امن، خوف یا جنگ یہاں تک کہ باوضو یا بغیر وضو کے ہر حالت میں ذکر کریں۔

7. ذکر اللہ کے لیے کوئی کیفیت متعین نہیں ۔ انفرادی ، اجتماعی ، خلوت ، جلوت۔ جو موقع میسر ہو اس میں اللہ کا ذکر کریں۔

8. ذکر اللہ کے لیے جہر (اونچی آواز) اور سرّ (آہستہ آواز) متعین نہیں۔ زبان سے کریں یا دل سے کریں، بعض افراد کے لیے جہراً (اونچی آواز سے) افضل ہے اور بعض افراد کے لیے سرّاً (آہستہ آواز سے) افضل ہے جبکہ بعض افراد کے لیے قلب کی کیفیت افضل ہے۔

9. ذکر اللہ کے لیے جنس اور عمر متعین نہیں۔ مرد، عورت، خواجہ سرا، بڑے، چھوٹے، بالغ، نابالغ سب کریں۔ بڑوں کو تو کرنا ہی چاہیے، بچوں کو بھی اس عبادت کی عادت ڈالنی چاہیے اور خواتین کو بھی اہتمام کرنا چاہیے۔

10. ذکر اللہ کی تعداد متعین نہیں۔ ایک بار، دس بار، سو بار، ہزار بار، لاکھ بار، بار بار بلکہ جتنی بار بھی کیا جائے پھر بھی کم ہے۔ ہاں جہاں جو خاص فضائل خاص مقدار اور تعداد پر مذکور ہیں وہاں مقدار اور عدد کا اہتمام کرنا چاہیے۔

ذکر اللہ کی برکات:

اللہ تعالیٰ کے مبارک نام میں جو لذتیں، حلاوتیں، محبتیں اور برکتیں ہیں وہ اور کسی میں نہیں۔ اسی مبارک نام کے دم قدم سے دنیا آباد ہے اور اس وقت تک آباد رہے گی جب تک یہ مبارک نام لیا جاتا رہے گا اور جب یہ نام مبارک لینے والا کوئی بھی نہیں رہے گا تو اس وقت قیامت آجائے گی۔

ذکر اللہ آیاتِ قرآنیہ کی روشنی میں:

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ

سورۃ البقرۃ، رقم الآیۃ: 152

ترجمہ: (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) تم میرا ذکر کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔

الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ

سورۃ آل عمران، رقم الآیۃ: 191

ترجمہ: وہ کھڑے، بیٹھے اور لیٹے ہوئے (ہر حالت میں) اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ

سورۃ الانفال، رقم الآیۃ: 2

ترجمہ: مومنوں کے سامنے جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل (اللہ کے خوف یا اس کے غلبہ محبت سے) نرم ہو جاتے ہیں۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ؕ﴿۲۸﴾

سورۃ الرعد، رقم الآیۃ: 28

ترجمہ: وہ لوگ جو ایمان لائے ان کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل

کرتے ہیں اور اللہ کا ذکر دلوں کے اطمینان کا سبب ہے۔

لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنۡ کَانَ یَرۡجُوا اللّٰہَ وَ الۡیَوۡمَ الۡاٰخِرَ وَ ذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیۡرًا ﴿۲۱﴾

سورۃ الاحزاب، رقم الآیۃ: 21

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اس شخص کے لیے اسوۂ حسنہ ہیں جو اللہ اور آخرت پر ایمان لائے اور کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرے۔

وَالذّٰکِرِیۡنَ اللّٰہَ کَثِیۡرًا وَّالذّٰکِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰہُ لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃً وَّ اَجۡرًا عَظِیۡمًا ﴿۳۵﴾

سورۃ الاحزاب، رقم الآیۃ: 35

ترجمہ: ذکر کرنے والے مرد و خواتین کیلیے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ ہے۔

یٰۤاَیُّھَاالَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اذۡکُرُوا اللّٰہَ ذِکۡرًا کَثِیۡرًا ﴿ۙ۴۱﴾

سورۃ الاحزاب، رقم الآیۃ: 41

ترجمہ: اللہ کا ذکر کثرت کے ساتھ کرو۔

وَ اذۡکُرُوا اللّٰہَ کَثِیۡرًا لَّعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۰﴾

سورۃ الجمعۃ، رقم الآیۃ: 10

ترجمہ: کثرت کے ساتھ ذکر کرنا کامیابی کا باعث ہے۔

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُلۡہِکُمۡ اَمۡوَالُکُمۡ وَ لَاۤ اَوۡلَادُکُمۡ عَنۡ ذِکۡرِ اللّٰہِ ۚ وَ مَنۡ یَّفۡعَلۡ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿۹﴾

سورۃ المنافقون، رقم الآیۃ: 9

ترجمہ: ایمان والو! تمہاری دولت اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل

نہ کرنے پائیں اور جو لوگ ایسا کریں گے وہی نقصان اٹھانے والے ہوں گے۔

وَ اذۡكُرِ اسۡمَ رَبِّكَ بُكۡرَةً وَّ اَصِيۡلًا ۝٢٥

سورۃ الدھر، رقم الآیۃ: 25

ترجمہ: اور صبح و شام اپنے رب کا ذکر کیا کرو۔

ذکر اللہ اور عبادات:

بعض آیات مبارکہ میں بڑے اونچے درجے کے نیک اعمال کے بارے حکم دیا گیا ہے کہ ان کے اختتام پر اللہ کا ذکر ہونا چاہیے۔

ذکر اللہ اور نماز:

فَاِذَا قَضَيۡتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذۡكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوۡدًا وَّ عَلٰى جُنُوۡبِكُمۡ

سورۃ النساء، رقم الآیۃ: 103

ترجمہ: جب نماز ادا کر لو تو اس کے بعد اللہ کا ذکر کرو کھڑے، بیٹھے اور پہلو کے بل لیٹے ہر حالت میں۔

نماز کے بعد ذکر کا مسئلہ:

نماز کے بعد زور زور سے کلمہ طیبہ پڑھنا جس سے باقی نمازیوں کی نماز میں خلل آتا ہو، اسے ضروری سمجھنا اور نہ پڑھنے والوں کو ملامت کرنا، درست نظریہ نہیں ہاں جو اذکار مسنون ہیں وہ کیے جا سکتے ہیں، مثلاً: سبحان اللہ 33 مرتبہ، الحمد للہ 33 مرتبہ اللہ اکبر 34 مرتبہ۔ حدیث مبارک میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ ذکر فرماتے تھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحۡدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الۡمُلۡكُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيۡءٍ قَدِيرٌ اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعۡطَيۡتَ وَلَا مُعۡطِيَ لِمَا مَنَعۡتَ وَلَا يَنۡفَعُ ذَا

الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

صحیح البخاری، باب الذکر بعد الصلاۃ، رقم الحدیث:844

ترجمہ: اللہ وحدہ لا شریک لہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں اسی کی بادشاہت ہے، اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں۔ وہی ہر چیز پر کامل قدرت رکھنے والا ہے اے اللہ جو چیز آپ عطا فرمائیں اسے کوئی نہیں روک سکتا اور جو چیز آپ روک دیں وہ کوئی دے نہیں سکتا اور کسی کوشش کرنے والے کی کوشش آپ کے مقابلے میں کچھ بھی فائدہ مند نہیں۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى الغَدَاةَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ۔

جامع الترمذی، باب ذکر ما یستحب من الجلوس فی المسجد، رقم الحدیث:586

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی پھر سورج کے طلوع ہونے تک (مسجد میں) بیٹھا اللہ کا ذکر کرتا رہا اور سورج کے طلوع ہونے کے بعد دو رکعت (نماز اشراق) ادا کی تو اس کو ایک حج اور عمرے کے اجر کے برابر ثواب دیا جائے گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پورے حج اور عمرے کا، پورے حج اور عمرے کا، پورے حج اور عمرے کا ثواب ملے گا۔

ذکر اللہ اور نماز جمعہ:

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰﴾

سورۃ الجمعۃ، رقم الآیۃ:10

ترجمہ: جب نماز جمعہ پڑھ لی جائے تو تمہیں اجازت ہے کہ تم اپنے کام کاج کے لیے مسجد سے باہر نکل کر زمین میں چلو پھرو اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اس حالت میں بھی اللہ کا خوب ذکر کرو تاکہ کامیابی تمہارا مقدر بن جائے۔

ذکر اللہ اور نماز کسوف:

عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا يَخْشَى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ رَأَيْتُهُ قَطُّ يَفْعَلُهُ وَقَالَ هَذِهِ الْآيَاتُ الَّتِي يُرْسِلُ اللّٰهُ لَا تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنْ [يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِ عِبَادَهُ] فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ۔

صحیح البخاری، باب الذکر فی الکسوف، رقم الحدیث:1059

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سورج گرہن ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہت گھبرا کر اٹھے اس خوف سے کہ کہیں قیامت نہ قائم ہو جائے۔ آپ نے مسجد میں آکر بہت ہی لمبا قیام، لمبا رکوع اور لمبے سجدوں کے ساتھ نماز پڑھی (حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) میں نے کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا (نماز کے بعد) فرمایا یہ (سورج اور چاند گرہن اللہ تعالیٰ کی قدرت کی عظیم الشان) نشانیاں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ظاہر فرماتا ہے یہ کسی کی موت

وحیات کی وجہ سے نہیں آتیں بلکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اس لیے جب تم اس طرح کی کوئی چیز دیکھو تو فوراً اللہ تعالی کا ذکر کرو، اس سے دعا اور اس سے اپنے گناہوں سے معافی مانگو۔

ذکر اللہ اور حج:

فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ط

سورۃ البقرۃ، رقم الآیۃ:200

ترجمہ: جب تم حج کے متعلقہ عبادات ادا کر کے فارغ ہو جاؤ تو اللہ کا ذکر کرو جیسا کہ تم تفاخراً (ایک دوسرے پر فخر جتلانے کے لیے) پنے آباء واجداد کا تذکرہ کیا کرتے تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ اللہ کا ذکر کرو۔

ذکر اللہ... طواف، سعی اور رمی:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا جُعِلَ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَرَمْيُ الْجِمَارِ لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ.

سنن ابی داود، باب فی الرمل، رقم الحدیث:1890

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیت اللہ کا طواف، صفاومروہ کی سعی (ان دو پہاڑوں پر سات چکر لگانا) اور جمرات کی رمی (شیطانوں کو کنکر مارنا) یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔

فائدہ: ادائیگی حج کے دوران ماہ ذوالحج کی گیارہ، بارہ اور تیرہ تاریخ کو میدان

منیٰ میں پانچ (یا اس سے زائد) ہاتھ کی دوری سے درج ذیل جمرات پر سات کنکریاں پھینکنے کو "رمی جمار" کہتے ہیں۔

1: جمرۂ صغریٰ منیٰ میں مسجد خیف کے بعد یہ پہلا اور قریب ترین جمرہ ہے۔

2: جمرۂ وسطیٰ یہ جمرۂ صغریٰ اور جمرۂ کبریٰ کے درمیان واقع ہے۔

3: جمرۂ کبریٰ یہ مکہ کی طرف منیٰ کا آخری جمرہ ہے۔

ذکر اللہ اور جہاد:

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَٱثْبُتُوا۟ وَٱذْكُرُوا۟ ٱللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝٤٥

سورۃ الانفال، رقم الآیۃ: 45

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تمہارا کسی دشمن کی فوج سے ٹاکرا ہو جائے تو ثابت قدم رہ کر لڑو اور اللہ کا ذکر کرو تاکہ کامیابی تمہارے قدم چومے۔

ذکر اللہ کا فلسفہ:

الغرض قرآن کریم کی متعدد آیات اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی متعدد احادیث مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے فضائل و مناقب موجود ہیں۔ ذکر اللہ کا اصل فلسفہ احساسِ عبدیت، اظہارِ بندگی اور عظمتِ الٰہی کا قلبی اقرار و اعتراف کرنا ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ ہمارے خالق و مالک ہیں اس لیے ہماری جسمانی و روحانی خوشیاں، رزق کی فراوانیاں، آل اولاد، مال و دولت، عزت و شہرت اور صحت و سلامتی الغرض سب کچھ اسی کی عنایت ہے ایسے محسن کا نام لینے میں لطف آتا ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ جسمانی تکالیف، مصیبت و پریشانی، بیماری، آزمائش و امتحان اور تمام دنیوی معاملات میں اسی کی مدد کے محتاج ہیں اس لیے بھی اس

ذات کا ذکر ہمارے لیے ضروری ہے۔اس ذات کی ناراضگی کے خوف کی وجہ سے کہ کہیں وہ ذات ہم سے ناراض نہ ہو جائے اس کا مبارک نام لیتے رہنا ضروری ہے

ذکر اللہ احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں:

اللہ تعالیٰ کا مبارک نام اخلاص وللّٰہیت ،ذوق و شوق اور محبت کے ساتھ لینے پر فوائد و انعامات تو ہیں ہی لیکن اس ذات کا نام مبارک اس قدر پر تاثیر ہے کہ اگر اس کو محبت و اخلاص کے بغیر بھی لیا جائے تب بھی نفع سے ہر گز خالی نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (اور ان کے واسطے سے پوری امت) کو ذکر اللہ کی تعلیم اور ترغیب دی ہے۔

زندہ و مردہ:

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ۔

صحیح البخاری، باب فضل ذکر اللہ عز وجل، رقم الحدیث:6407

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے رب کا ذکر کرتا ہے، اور وہ جو اپنے رب کا ذکر نہیں کرتا، ان کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔(یعنی ذکر کرنے والا زندہ اور نہ کرنے والا مردہ ہے)

زیادہ اجر والے عبادت گزار:

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَهُ فَقَالَ : أَيُّ الْجِهَادِ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ : أَكْثَرُهُمْ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ذِكْرًا قَالَ: فَأَيُّ الصَّائِمِينَ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ:

أَكْثَرُهُمْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ذِكْرًا ثُمَّ ذَكَرَ لَنَا الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ وَالْحَجَّ وَالصَّدَقَةَ كُلُّ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَكْثَرُهُمْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ذِكْرًا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ: يَا أَبَا حَفْصٍ ذَهَبَ الذَّاكِرُونَ بِكُلِّ خَيْرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَجَلْ.

مسند احمد، رقم الحدیث:15614

ترجمہ: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: مجاہدین میں سے اجر کے اعتبار سے سب سے زیادہ عظمت والا کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ جو اللہ کا ذکر کثرت کے ساتھ کرے۔ اس نے پھر سوال کیا: روزے داروں یں اجر کے اعتبار سے زیادہ عظمت والا کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ کا کثرت سے ذکر کرے۔ پھر اس نے نماز، زکوٰۃ، حج اور صدقہ کے بارے میں بھی یہ سوال دہرایا کہ ان کاموں کو کرنے والوں میں سے اجر کے اعتبار سے زیادہ عظمت والا کون ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بار یہی جواب دیا کہ جو اللہ کا ذکر کثرت کے ساتھ کرنے والا ہو۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابو حفص! ذکر اللہ کرنے والے تو تمام بھلائیاں سمیٹ کر لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں ایسے ہی ہے۔

روحانی بیماریوں کا علاج:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عَجَزَ مِنْكُمْ عَنِ اللَّيْلِ أَنْ يُكَابِدَهُ وَبَخِلَ بِالْمَالِ أَنْ يُنْفِقَهُ وَجَبُنَ عَنِ الْعَدُوِّ أَنْ يُجَاهِدَهُ فَلْيُكْثِرْ ذِكْرَ اللّٰهِ.

مسند بزار، رقم الحدیث:4904

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو رات کی عبادت کرنے سے عاجز ہو جائے، مال کو (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے سے بخیل ہو جائے، اور دشمن سے لڑنے میں بزدل ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ کا ذکر کثرت سے کرے۔ (اس سے ساری کوتاہیاں دور ہو جائیں گی)

ذکر اللہ کی مجالس:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَطُوْفُوْنَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ أَهْلَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوا إِلَى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا يَقُوْلُ عِبَادِي قَالُوا يَقُوْلُوْنَ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللهِ مَا رَأَوْكَ قَالَ فَيَقُولُ وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَأَشَدَّ لَكَ تَمْجِيدًا وَتَحْمِيدًا وَأَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحًا قَالَ يَقُولُ فَمَا يَسْأَلُونِي قَالَ يَسْأَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُوْلُ وَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَا وَاللهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُونَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ قَالَ يَقُوْلُ وَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَا وَاللهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ

مِنْهَا فِرَارًا وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ فَيَقُولُ فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُولُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فِيهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ۔

صحیح البخاری، باب فضل ذکر اللہ عزوجل، رقم الحدیث:6408

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ (مقرر کردہ) فرشتے ذکر اللہ کرنے والوں کو تلاش کرنے کے لیے مختلف جگہوں پر چکر لگاتے ہیں اور اس دوران جب وہ ایسی لوگوں کے پاس پہنچتے ہیں جو اللہ کا ذکر کر رہے ہوں تو ایک دوسروں کو کہتے ہیں کہ آؤ ہمیں منزل مقصود مل گئی۔ چنانچہ وہ فرشتے ان ذکر کرنے والوں کو آسمان دنیا تک اپنے پروں میں ڈھانپ لیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے کے باوجود (ذکر اللہ کرنے والوں کی فضیلت اور مرتبے کو ظاہر کرنے کے لیے) فرشتوں سے پوچھتے ہیں کہ میرے بندے کیا کر رہے تھے ؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ ! آپ کی پاکی، بڑائی، تعریف اور بزرگی بیان کر رہے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے ؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ قسم بخدا انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو پھر ؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ پھر تو وہ آپ کی پہلے سے بڑھ کر عبادت، بزرگی، بڑائی اور پاکی بیان کریں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ کیا مانگ رہے تھے ؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ آپ سے جنت مانگ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کیا انہوں نے جنت کو دیکھا بھی ہے ؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ قسم بخدا انہوں نے جنت کو نہیں دیکھا۔ اللہ

تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر وہ جنت کو دیکھ لیں تو پھر؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ پھر تو وہ جنت کے اور ہی زیادہ حریص، اس کی بہت ہی دعا مانگنے والے اور زیادہ اس کی طرف رغبت کرنے والے بن جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ جہنم سے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا بھی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ قسم بخدا انہوں نے جہنم کو نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر وہ جہنم کو دیکھ لیں تو پھر؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ پھر تو وہ اس جہنم سے دور رہنے کی اور زیادہ کوشش کریں گے اور اس سے پہلے سے زیادہ ڈریں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تمہیں اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان سب کی بخشش کر دی ہے۔ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ عرض کرتا ہے کہ (اے اللہ!) ان جماعت میں فلاں شخص ذکر اللہ کے بجائے اپنی کسی ضرورت کے تحت آیا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ ایسی خوش قسمت جماعت ہے کہ ان سے ساتھ اٹھنے بیٹھنے والا شخص (خواہ وہ ذکر نہ بھی کر رہا ہو تب بھی وہ) محروم نہیں ہوتا۔

ذکر اللہ کے حلقے:

عَنْ أَبِي سَعِيدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ قَالَ آللَّهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا وَاللَّهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ وَنَحْمَدُهُ

عَلَى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا قَالَ آللّٰهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا وَاللّٰهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَلَكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ۔

صحیح مسلم، رقم الحدیث: 4869

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسجد میں چند لوگ اکٹھے ہو کر بیٹھے تھے ان کے پاس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور پوچھا کہ تم یہاں کس لیے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم سب اللہ کا ذکر کر رہے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اللہ کی قسم! کیا تم واقعی ذکر اللہ کے لیے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا: بخدا! ذکر اللہ کے سوا ہمارے اکٹھے بیٹھنے کا اور کوئی مقصد نہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: ایک بات ذہن میں رکھنا کہ میں نے کسی بدگمانی کی وجہ سے آپ لوگوں سے قسم نہیں لی بلکہ اصل بات یہ ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جس درجے کا تعلق اور قرب مجھے حاصل ہے اس درجے کے تعلق والا کوئی اور شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثیں بیان کرنے والا اب نہیں ہے۔ ایک دن اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے حلقہ کے پاس پہنچے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: تم لوگ یہاں کس لیے جمع ہوئے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کی: ہم اللہ کا ذکر کر رہے ہیں۔ اس نے ہمیں ہدایت سے نوازا، اسلام کی دولت عطا فرما کر ہم پر عظیم احسان فرمایا اس پر اس کی حمد و ثناء کر رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! کیا تم واقعی ذکر اللہ کے لیے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا: بخدا! ذکر اللہ کے سوا ہمارے اکٹھے بیٹھنے کا اور کوئی مقصد نہیں۔ نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کسی بد گمانی کی بناء پر تم سے قسم نہیں لی بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ابھی میرے پاس جبرائیل امین تشریف لائے تھے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ ملائکہ کی مجلس میں فخر کے ساتھ تمہارا ذکر فرمارہے ہیں۔

رحمتِ خداوندی کا نزول:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَشْهَدَانِ بِهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ فِيهِ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَتَغَشَّتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَتَنَزَّلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ.

سنن ابن ماجہ، باب فضل الذکر، رقم الحدیث: 3791

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہما دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مجلس میں جب لوگ اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو فرشتے انہیں ہر طرف سے ڈھانپ لیتے ہیں، ان پر رحمت خداوندی چھا جاتی ہے، سکون کی بارش ان پر نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ فرشتوں سے ایسے لوگوں کا ذکر خیر کرتے ہیں۔

موت کی حالت میں:

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ تَعَالَى؟ قَالَ: أَنْ تَمُوتَ وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللهِ۔

المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث: 181

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ

علیہ وسلم سے سوال کیا: نیکی کے کاموں میں سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب کون سا عمل ہے ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھے اس حالت میں موت آئے کہ تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو۔

عذاب سے نجات:

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ عَمَلًا أَنْجَى لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ۔

المعجم الاوسط للطبرانی، رقم الحدیث:2296

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان کا کوئی عمل ذکر اللہ سے زیادہ عذاب سے نجات دینے والا نہیں۔

عرش الٰہی کا سایہ:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ أَخْفَى حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ.

صحیح البخاری، باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلاۃ، رقم الحدیث:660

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات خوش نصیب افراد ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اُس (قیامت کے) دن (اپنی طرف سے) سایہ عطا فرمائے گا جس دن اس کی طرف سے ملنے

والے سائے کے علاوہ کوئی دوسرا سایہ نہیں ہو گا:

1. انصاف کرنے والا حکمران۔
2. ایسا نوجوان جس نے اپنی جوانی اللہ کی عبادت میں گزاری ہو۔
3. جس کا دل مسجد میں ہی لگا رہتا ہو۔
4. وہ دو آدمی جو اللہ تعالیٰ کی خاطر آپس میں محبت کریں، اسی کی خاطر ملیں اور اسی کی خاطر جدا ہوں۔
5. جسے کوئی بڑے خاندان والی خوبصورت عورت گناہ کی طرف بلائے مگر وہ اس سے کہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔
6. جو اپنے دائیں ہاتھ سے اس طرح صدقہ کرتا ہے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی اس کے صدقے کا علم نہیں ہوتا۔ (یعنی چھپا کر دے)
7. جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہتے ہوں۔

اہل جنت کی حسرت:

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ يَتَحَسَّرُ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَّا عَلَى سَاعَةٍ مَرَّتْ بِهِمْ لَمْ يَذْكُرُوا اللهَ فِيهَا۔

المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث: 182

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت والوں کو کسی چیز کی حسرت باقی نہیں رہے گی سوائے ان اوقات کی جن میں وہ اللہ کا ذکر نہیں کرسکے ہوں گے۔

ذکر اللہ کے متعلق پانچ اہم باتیں:

اللہ تعالیٰ کا مبارک نام جس قدر محبت، ذوق، شوق اور ادب کے ساتھ لیا جائے اسی قدر دل میں اللہ کی محبت، معرفت اور رضا سرایت کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہر جگہ، ہر وقت، ہر حال اور ہر کیفیت میں کرنا چاہیے، کوئی بھی فائدہ سے خالی نہیں البتہ چند باتوں کو ملحوظ رکھیں تو فائدہ زیادہ ہو گا۔

1. ذکر اللہ کرتے وقت اللہ تعالیٰ کی عظمت، شان، کبریائی، قوت، طاقت، حشمت، بادشاہت اور قدرت کا تصور پختہ طور پر دل میں جما لیا جائے اس کے بعد جب زبان سے اللہ تعالیٰ کا مبارک نام لیا جائے تو اس سے دل کو جو سکون، طمانینت، راحت اور لطف محسوس ہو گا اسے صرف محسوس کیا جا سکتا ہے الفاظ میں اس کیفیت کو بتلانا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔

2. ذکر اللہ کرتے وقت یکسوئی، تنہائی اور خود کو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر سمجھا جائے، اپنے گناہوں کو یاد کر کے خود کو ایک نافرمان مجرم کی حیثیت سے اللہ کی عدالت میں پیش ہونے کی کیفیت کو اپنے اوپر طاری کیا جائے، پھر اپنے نفس کو مخاطب کر کے اس تصور کو دل میں جاگزیں کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے میری سرے سے کوئی حیثیت ہی نہیں یہ تو محض اللہ کا فضل و کرم اور لطف و احسان ہے کہ اس نے مجھے اپنا مبارک نام لینے کی توفیق نصیب فرمائی، اس نعمت پر شکر ادا کرنا چاہیے ورنہ ناقدری اور ناشکری سے نعمتیں سلب ہو جاتی ہیں۔ یہ تصور انسان کو ریا، تکبر، خود سرائی اور خود نمائی جیسے روحانی امراض سے نجات دیتا ہے۔

3. ذکر اللہ کرتے وقت غیر اللہ کی محبت کو دل سے نکالنے اور اللہ کی محبت کو دل میں لانے کا تصور کریں، اس کے لیے باقی اذکار بھی اپنے اپنے طور پر فائدہ

دیتے ہیں لیکن کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کا ذکر کرتے وقت یہ بات کامل طور پر فائدہ دیتی ہے لا الہ کہتے وقت خیال کریں کہ غیر اللہ کی محبت دل سے نکل رہی ہے اور الا اللہ کہتے وقت اللہ کی محبت دل میں آ رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث پاک میں اس ذکر کو افضل الذکر قرار دیا گیا ہے۔

4. ذکر اللہ کرتے وقت کوشش کریں کہ طبیعت میں نشاط، تازگی اور چستی ہو۔ غافل دل کے ساتھ، نیند کے غلبہ کے وقت خود کو مشقت میں ڈال کر لسانی ذکر (زبان سے ذکر) کرنے کے بجائے بہتر ہے کہ آرام کر لیا جائے۔ آرام کرنے کے بعد تازہ دم ہو کر اللہ کا ذکر کیا جائے کیونکہ شریعت میں غلبہ نیند کے وقت عبادت سے اس لیے روکا گیا ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ اللہ سے مغفرت طلب کرنا چاہتا ہو اور انسان کی زبان پھسل جائے بجائے مغفرت طلب کرنے کے اپنے لیے بد دعائیہ جملے نکل جائیں۔ مثلاً وہ اللھم اغفرلی (اے اللہ! میری مغفرت فرما) کہنے کے بجائے اللھم اعفرلی (اے اللہ مجھے ہلاک فرما) کہنے لگے۔ اس لیے ایسی حالت میں آرام کر لیا جائے۔

5. ذکر اللہ جیسی عظیم عبادت کو اپنی زندگی بھر کی عادت بنانے کے لیے کسی شیخ طریقت سے بیعت ضرور ہو جائیں ورنہ نیک اعمال اور ذکر اللہ کی پابندی اور اس پر ہمیشگی اختیار کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

ذکر اللہ کے ثمرات:

اس مبارک نام سے دلوں کو سکون ملتا ہے، پریشانیاں دور ہوتی ہیں، آفات سے انسان محفوظ ہوتا ہے، ایمان مضبوط ہوتا ہے، عبادت کی توفیق ملتی

ہے، روحانی ترقیات نصیب ہوتی ہیں، صحت ملتی ہے، رزق میں برکت آتی ہے، عمر میں برکت آتی ہے، اللہ کی طرف سے رحمتیں نازل ہوتی ہیں، بزدلی ختم ہوتی ہے سب سے بڑھ کر یہ کہ انسان جہنم سے بچ کر جنت کا مستحق قرار پاتا ہے۔

کلمہ طیبہ کا ذکر:

کلمہ طیبہ کے بے شمار فضائل احادیث کی کتب میں مذکور ہیں۔ حدیث مبارک میں کلمہ طیبہ کو "افضل الذکر" قرار دیا گیا ہے، صبح و شام کثرت کے ساتھ اس کو پڑھنا چاہیے۔ رمضان المبارک میں بطور خاص اس کا کثرت سے اہتمام کرنا چاہیے۔ اس کی برکت سے اللہ آخر وقت میں یہ پڑھنا نصیب فرمائیں گے اور جس کو آخر وقت میں یہ نصیب ہو گیا وہ جنتی ہے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

سنن ابی داؤد، باب فی التلقین، رقم الحدیث:3118

ترجمہ: سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کلمہ پڑھتے ہوئے فوت ہوا تو جنت میں داخل ہو گا۔

اللہ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام

محمد الیاس گھمن